نگاہِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ

16-November-2021

اجتماعِ غوثیہ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اجتماعِ غوثیہ کا بیان (متوقع 16 نومبر 2021ء)

نگاہِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿... غوثِ پاک نے مقامِ ولایت طے کرنے میں مدد فرمائی
- ✿... شانِ اولیائے کرام میں پانچ قرآنی آیات
- ✿... نگاہِ غوث پاک کی 4 برکات
- ✿... نگاہِ غوثِ پاک حاصِل کرنے کے طریقے

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ نیت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، جب بھی مَسْجِد میں حاضری ہو، ہر بار دِل میں نیت رکھ کر کے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درود شریف کی فضیلت

صحابیٔ رسول حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنُور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا اُمّتی آپ پر ایک دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹا دوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی

ہی رحمت بھیجوں گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر دُرُود اَور سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیت جنّت میں پہنچا دیتی ہے۔ ہر نیک وجائِز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلیا کیجئے! اس سے عَمَل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے کی کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، میں نیتیں کرواتا ہوں، آپ دِل میں ارادہ پائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کہہ کر اظہار فرمائیں: ❁ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین کا ادب کرتے ہوئے باادب بیٹھوں گا ❁ بیان کے اَہم نِکات لکھ لوں گا ❁ بیان کی جتنی باتیں یاد رہ گئیں، گھر جا کر گھر والوں کو، بچوں کو، دوست احباب کو بتا کر عِلْمِ دِین پھیلانے کا ثواب کماؤں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مقامِ وِلایَت طے کرنے میں اِمداد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت پیر سَیِّد مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پاکستان کی مشہور و معروف شخصیت ہیں، گولڑہ شریف (راولپنڈی) میں رہائش رکھتے تھے، سَیِّد زادے بھی ہیں،

---

1 ...مُسْنَدِ اَحمد، جلد:5، صفحہ:509، حدیث:16352۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:209۔
3 ...بخاری، کِتاب: بدءُ الوَحی، باب: کیف کان بدء الوحی...الخ، صفحہ:65، حدیث:1۔

بہت زبردست عالِمِ دین بھی ہیں، ولیِ کامِل بھی ہیں۔

1925ء میں جب پیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک تقریباً 66 سال تھی، اس عرصے میں آپ پر ایک روحانی کیفیت طارِی رہتی تھی، تنہائی میں ہوتے یا لوگوں کے درمیان ہر وقت بَس خاموشی اختیار فرمائے رکھتے، تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ایک آہ بھر کر سَر مبارک اُٹھاتے، چہرہ مبارک کا رنگ کبھی زَرْد ہو جاتا، کبھی سُرخی مائل۔ روٹین کے مطابق گھنٹے دو گھنٹے کے لئے لوگوں کے درمیان تشریف لاتے مگر محفل پر خاموشی طارِی رہتی، آپ کے مُرِید اور چاہنے والے بعض دفعہ آپ کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگتے مگر پیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہی کیفیت بدستور رہی۔

اسی زمانے میں ملتان شریف کے رہنے والے ایک سَیِّد صاحب کو خواب میں شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی زیارت نصیب ہوئی، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے پیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی اس کیفیت کے متعلق تسلی دیتے ہوئے فرمایا: مِہر علی وِلایَت کا ایک خاص مقام طے کر رہے ہیں، اس مقام کو طے کرتے وقت مشائخ (یعنی اَوْلیائے کرام) کی بھی امداد نہیں پہنچتی مگر اس مرحلے میں بھی ایک صاحِب (یعنی خُود حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ) برابر اُن کی مدد اور راہنمائی کر رہے ہیں۔[1]

وہ رُتبہ ترا ہے کہ جتنے ولی ہیں | سبھی تیرے زَیرِ قدم غوثِ اعظم

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! یہ ہیں حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ...!! غور فرمائیے! اَوْلیائے کرام وہ بلند ہستیاں ہیں کہ لوگوں کو کوئی مشکل پیش آتی ہے، کوئی پریشانی ہوتی ہے تو لوگ اَوْلیائے کرام کے دَرْ پر حاضِر ہوتے ہیں، مشکلیں حل کرواتے ہیں مگر اس شان و

1 ...مِہرِ منیر، صفحہ: 324۔

عظمت کے، اس مقام و مرتبے کے قربان کہ جب اَوْلیائے کرام کو مشکل پیش آتی ہے تو اِن کی اِمداد کے لئے، اِن کی راہنمائی کے لئے پیروں کے پیر، پیر دستگیر، ولیوں کے ولی، غوثِ جَلی، شہنشاہِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کرم فرماتے ہیں۔

معلوم ہوا سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی **روحانی تَوَجُّہ**، آپ کی **نِگاہِ کرم** وہ نگاہ ہے کہ بڑے بڑے اَوْلیائے کرام بھی آپ کی اس نگاہِ کرم کے محتاج ہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا | تُو ہے وہ غَیث کہ ہر غَیث ہے پیاسا تیرا[1]

وضاحت: یعنی اے ہمارے پیارے غوثِ پاک رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ! آپ وہ غَوث، وہ مددگار ہیں کہ زمانے بھر کے غَوث، زمانے کے مددگار آپ کے عاشِق، آپ کے چاہنے والے ہیں اور آپ بارِش کا وہ پانی ہیں کہ خُود بارِش بھی اس کی پیاسی ہے۔

ایک دُوسرے مقام پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

کوئی سالِک ہے یا واصِل ہے یا غوث! | وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث!

وضاحت: اے غوثِ پاک رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ! کوئی بندہ وِلایَت کے رستے کا مُسافِر ہو یا وِلایَت کے بُلند مقام پر پہنچا ہوا ہو، غرض کوئی کسی مقام پر بھی ہو، البتہ آپ کے دَر کا سُوالی ہی ہے۔

کاش! ہم گنہگاروں کو بھی حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی اِک نِگاہِ کرم نصیب ہو جائے تو یقین مانئے! بگڑی ہی سَنوَر جائے۔

اِدھر بھی نِگاہِ کرم غوثِ اعظم | کرو دُور رَنج و اَلَم غوثِ اعظم
ہے گردن میں تیری غُلامی کا پٹہ | تجھی سے ہے میرا بھرم غوثِ اعظم

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 23۔

ترا ہوں میں تیرا، مرے اس کہے کا | سرِ حشر رکھنا بھرم غوثِ اعظم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شانِ اَولیائے کرام میں پانچ قرآنی آیات

پارہ:29، سورۂ مُرسَلات کی ابتدائی پانچ آیات میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًاۙ(۱) فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًاۙ(۲) وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًاۙ(۳) فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًاۙ(۴) فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًاۙ(۵)

(پارہ:29، سورۂ مرسلات:1-5)

ترجمہ: قسم اُن کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں، پھر اُن کی جو نہایت تیز چلنے والی ہیں اور خوب پھیلانے والیوں کی، پھر خوب جُدا کرنے والیوں کی، پھر ذِکْر کا القا کرنے والیوں کی۔

یہ پانچ آیات ہیں، ان میں اللہ پاک نے پانچ چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے:

(1):مُرسَلات(جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں)(2): عَاصِفَات(جو تیز چلتی ہیں)(3):نَاشِرات(جو خوب پھیلاتی ہیں)(4):فَارِقَات(جو خوب جُدا کرنے والی ہیں)(5):مُلْقِیَات(جو ذِکْر القا کرنے والی ہیں)

یہ 5 چیزیں کیا ہیں؟ یہ کن کے اَوصاف ہیں؟ اس بارے میں مُفَسِّرِیْنِ کرام کے مختلف اَقْوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ **یہ 5 کی 5 اولیائے کرام کی صِفَات ہیں۔**[1] اس قول کے مطابق ان آیات کا معنیٰ کیا بنے گا؟ اس کو مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ***مَوَاعِظِ نعیمیہ*** میں تفصیل سے ذِکْر کیا ہے، آیئے! اس کا خُلاصہ سنتے ہیں:

(1)**وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًاۙ(۱)** (قسم اُن کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں) یعنی اَولیائے کرام کی اُن جماعتوں کی قسم جو قیامت تک لگاتار بھیجی جاتی رہیں گی۔

---

1 ...تفسیر روح المعانی، پارہ:29، سورۂ مرسلات، جلد:15، جزء:29، صفحہ:264: تفسیر بیضاوی، پارہ:29، سورۂ مرسلات، جلد:8، صفحہ:296۔

معلوم ہوا؛ نبوت اگرچہ ختم ہو چکی، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی بن کر تشریف لا چکے، اب قیامت تک کوئی بھی نبی نہیں آئے گا، البتہ اَوْلیائے کرام قیامت تک آتے رہیں گے۔ (1)

(2): فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ (پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والی ہیں) یعنی اِن اَوْلیائے کرام کی یہ شان ہے کہ یہ دِلوں کا میل کچیل، گُناہوں کی سیاہی وغیرہ ایسے دُور کر دیتے ہیں جیسے ہوا کے تیز جھونکے زمین سے کوڑا کچرا دُور کر دیتے ہیں، اولیائے کرام کی نگاہِ فیض سے عقیدے کی گندگی دُور ہوتی ہے، اخلاقی گندگیاں دُور ہوتی ہیں، گُناہوں کی گندگیاں دُور ہوتی ہیں، کردار ستھرا اور باطِن چمکدار ہوتا ہے، اسی طرح اولیائے کرام کی نگاہ سے ظاہِری جسم کی بیماریاں، دُکھ، دَرْد، پریشانیاں بھی دُور ہو جاتی ہیں۔

(3): وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾ (اور خوب پھیلانے والیوں کی) یعنی اِن اَوْلیائے کرام کی یہ شان ہے کہ یہ جس طرف نگاہِ فیض اُٹھائیں، اس طرف حق کا بول بالا ہو جاتا ہے، یہ جدھر توجُّہ فرمائیں، اس طرف اسلام کا پرچم بُلند کر دیتے ہیں، سُنّتوں کی بہار آ جاتی ہے، کافِر کلمہ پڑھ کر ایمان کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اور ایمان والوں کو ایمان کی حلاوت، ایمان کی نورانیت نصیب ہوتی ہے اور اولیائے کرام کی برکت سے انسان اَنْوار کا مجموعہ بن جاتا ہے۔

(4): فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ (پھر خوب جدا کرنے والیوں کی) یعنی اولیائے کرام کی یہ مبارک جماعت حق اور باطِل میں فرق کرنے والی ہے، اَوَّل تو اولیائے کرام کی ذات ہی وہ ہے کہ اس سے حق اور باطل میں فرق ہو جاتا ہے، دیکھئے! حدیثِ قُدسی میں ہے: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ جو میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھے، میں اسے اعلانِ جنگ دیتا ہوں۔ معلوم ہوا اَوْلیائے کرام

---

1 ...مواعظِ نعیمیہ، صفحہ: 210-211 خلاصۃً۔

کا وُجُود حق اور باطِل میں فرق کرنے والا ہے، کیسے؟ اس طرح کہ جو ان سے محبت رکھنے والا ہے، یقیناً وہ حق کے رستے پر ہے اور جو ان سے دُشمنی رکھنے والا ہے، وہ ہر گز حق کے رستے پر نہیں ہو سکتا کہ اس کو تو اللہ پاک نے اعلانِ جنگ دیا ہے اور جسے اللہ پاک اعلانِ جنگ دے، وہ بھلا کیسے جنّت کے رستے پر ہو سکتا ہے۔ لِہٰذا اَوْلیائے کرام کا وُجُود ہی حق اور باطِل میں فرق کرنے والا ہے۔ پھر اَوْلیائے کرام کی یہ شان ہوتی ہے کہ یہ جہاں جاتے ہیں، جس طرف نگاہ فرماتے ہیں، حق کا بول بالا کر کے، باطِل کا مُنہ کالا کر کے حق اور باطِل کے درمیان فرق کر دیتے ہیں۔[1]

(5):فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًاۙ(۵) (پھر ذکر کا القا کرنے والیوں کی) یعنی اولیائے کرام وہ ہیں جو دِل میں ذِکْرِ اِلٰہی اُتار دیتے ہیں، اولیائے کرام کی توجہ، ان کی نگاہِ کرم مِل جائے تو ذِکْرُ اللہ صِرف زبان پر نہیں رہتا بلکہ دِل میں اُتر جاتا ہے، پھر بندے کو نمازوں میں سُرور آنے لگتا ہے، تِلاوت میں سُرور آنے لگتا ہے، گُناہوں سے نفرت ہو جاتی ہے اور نیکیوں میں دِل لگ جاتا ہے۔[2]

طیبہ سے منگائی جاتی ہے، سینوں میں چھپائی جاتی ہے
توحید کی مے پیالے سے نہیں نظروں سے پلائی جاتی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ 5 آیات ہیں، مفسرینِ کرام کے ایک قول کے مطابق ان میں اَوْلیائے کرام کے اَوْصاف بیان ہوئے ہیں، اب آیئے! ان آیات کی روشنی میں سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک کے چند پہلو سُنتے ہیں:

---

1 ...مواعظِ نعیمیہ، صفحہ:212-215 خلاصۃً۔

2 ...مواعظ نعیمیہ، صفحہ:316۔

(1):نگاہِ غوثِ پاک سے ظاھِر، باطِن کی صفائی

اللہ پاک نے فرمایا:

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًاۙ﴿۲﴾ (پارہ30،سورۂ مرسلات:2) | ترجمہ: پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والیاں ہیں۔

یعنی اَوْلیائے کرام کی قسم! جو اپنی نگاہ سے، روحانی توجہ سے دِلوں کی میل دھوتے، بُرے عقیدوں کی گندگی، بُرے اخلاق کی گندگی، گُناہوں کی گندگی کو دُور کرتے ہیں اور ظاہِری بیماریوں، پریشانیوں، دُکھ، دَرْد کو بھی مٹادیتے ہیں۔

غیر مسلم کو کلمہ پڑھا کر ابدال بنادیا

منقول ہے کہ مُلکِ شام کے ایک ابدال کا انتقال ہو گیا (ابدال: وِلایت کا ایک درجہ ہے، روایات کے مطابق دُنیا میں ہر وقت 40 ابدال موجود ہوتے ہیں، جب ان میں کوئی انتقال کر جائے تو اس کی جگہ کسی اور کو مقرر کر دیا جاتا ہے، چنانچہ مُلکِ شام کے ابدال کا انتقال ہوا) تو سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فوراً وہاں تشریف لے گئے، دُنیا کے دیگر ابدال بھی وہاں پہنچ گئے، سب نے مِل کر اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی، نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حکم دیا کہ قسطنطنیہ کے فُلاں کافِر کو میرے حُضُور پیش کیا جائے۔ اُس کافِر کو فوراً حاضِر کیا گیا، حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کافِر کو کلمہ پڑھایا، اُس کا ظاہِری حلیہ مسلمانوں جیسا کیا اور اپنی ایک ہی نگاہِ کرم سے اُسے مقامِ ابدال پر فائِز کر کے وفات پانے والے ابدال کی جگہ پر اسے ابدال مقرر کر دیا۔(1)

منہ لگاتا نہیں دُنیا میں جسے کوئی بھی | بالیقیں اس کے طرفدار ہیں غوثِ اعظم

---

1 ...سیرت غوث الثقلین، صفحہ:167۔

کھوٹے سکّے جہاں چل جاتے ہیں وہ ہے بغداد
واں نِکمّوں کے خریدار ہیں غوثِ اعظم
ہو کرم! حسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی
نہ وظائف ہیں نہ اذکار ہیں غوثِ اعظم[1]

بداَخلاق لڑکے نے توبہ کرلی

حضرت ابُو حَسن قوّاس رَحمۃُاللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز میں اور میرے ساتھ بہت سارے لوگ حضور غوثِ پاک رَحمۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے، ہم سب اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے حل کے لئے دُعا کروانے کا ارادہ رکھتے تھے، راستے میں اور لوگ بھی ہمارے ساتھ مِل گئے۔ ان میں ایک لڑکا تھا، میں اُسے جانتا تھا، یہ بہت گھٹیا اَخلاق والا تھا، اکثر ناپاک رہتا تھا۔ خیر! ہم سب بارگاہِ غوثیت کی طرف جارہے تھے کہ اتفاق سے حُضور غوثِ پاک رَحمۃُاللّٰہِ عَلَیْہ سے راستے ہی میں ملاقات ہوگئی، ہم سب نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور ایک ایک کرکے آپ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دینے لگے۔ وہ لڑکا جس کے اخلاق اچھے نہیں تھے، جب وہ حُضور غوثِ پاک رَحمۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاتھ کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھا تو حُضور غوثِ پاک رَحمۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ مبارک ہٹالیا، پھر ایک نظر اُس لڑکے کی طرف دیکھا، سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُاللّٰہِ عَلَیْہ کی نگاہ مبارک کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ لڑکا بے ہوش ہوکر گر پڑا، جب اسے ہوش آیا تو اُس نے فوراً ہی اپنے بُرے اخلاق سے توبہ کی، پھر غوثِ پاک رَحمۃُاللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سے ہاتھ ملایا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 …وسائلِ بخشش، صفحہ:560-561 ملتقطاً۔
2 …سیرت غوث الثقلین، صفحہ:175۔

چور کو قطب بنا دیا

ایک بار حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مدینۂ منورہ سے واپس بغداد آ رہے تھے، راستے میں آپ نے ایک شخص کو دیکھا، جو اَصل میں چور تھا اور اس انتظار میں کھڑا تھا کہ کوئی آئے تو میں اس کا مال لوٹ لوں۔ حُضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جب اُس کے قریب تشریف لائے تو فرمایا: تُم کون ہو؟ چور نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: میں دیہاتی ہوں۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! جھوٹ اور وہ بھی حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے...! یہ نگاہِ غوثِ اعظم ہے، اس سے کچھ چھپا نہیں رہتا۔ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نگاہ فرمائی تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص گنہگار ہے، اب حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں عبد القادِر ہوں۔ بس اتنا سُننا تھا کہ اس چور کے دِل کی دُنیا زیر و زَبر ہو گئی، وہ فوراً حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قدموں میں گِر گیا اور عرض کیا: یَاسَیِّدِی عَبْدَالْقَادِر شَیْئًا لِلّٰہِ اے میرے سردار عبد القادر! خُدا کے واسطے نظرِ کرم کیجئے! حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اُس کی حالت پر رحم آ گیا، آپ نے دُعا کی تو غیب سے آواز آئی: اے عبد القادر! اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دیجئے! اور اس کی راہنمائی کرتے ہوئے اسے قطب کے درجے پر فائز کر دیجئے۔ اب حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس چور پر نِگاہِ کرم ڈالی اور اسے ولایت کے اعلیٰ درجے قطبیت پر فائِز کر دیا۔ (1)

عجب شان یاغوث تیری جَلی ہے | تیری نظر سے چور بنتا ولی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...سیرت غوث الثقلین، صفحہ: 130-131۔

اے عاشقانِ غوثِ پاک! یہ ہے نگاہِ غوثِ پاک کا فیضان...! دیکھئے! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہِ کرم سے کیسے دِلوں کی میل دُھلتی ہے، آپ کی ایک نِگاہِ کرم سے چور ولی بنتے ہیں، ایک نِگاہِ کرم سے بُرے اخلاق والے سُدھر جاتے ہیں، ایک نِگاہِ کرم سے گنہگاروں کو توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور وہ مُعَاشرے کے اچھے اور نیک انسان بن جاتے ہیں۔

اب سنیئے اللہ پاک کا فرمان، ارشاد ہوتا ہے:

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ (پارہ30، سورۂ مرسلات:2) | ترجمہ: پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والیاں ہیں۔

یعنی اولیائے کرام وہ شان والے ہیں کہ اپنے نُورِ نظر سے، اپنی نگاہِ کرم سے دِل کی میل دھوتے ہیں، اَخلاق و کردار سنوارتے ہیں اور گنہگاروں کو نیک رستے کا مُسَافِر بنادیتے ہیں۔

(2): نِگاہِ غوثِ پاک اور حق کا بول بالا

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ:29، سورۂ مرسلات کی آیت:3 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾ | ترجمہ: اور خوب پھیلانے والیوں کی۔

اس آیت کی وَضَاحت میں ہم نے سُنا کہ اَوْلیائے کرام کی یہ شان ہے کہ یہ جس سمت توجہ فرماتے ہیں، وہاں حق کا بول بالا کر دیتے ہیں، اسلام کا پرچم بلند کر دیتے ہیں۔ اب آیئے! اس حوالے سے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نِگاہِ پاک کا فیضان دیکھتے ہیں:

پانچ ہزار کافِر مسلمان ہو گئے

حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 521 ہجری میں باقاعِدہ دَرْس و بیان کا سلسلہ شروع فرمایا اور مسلسل چالیس سال تک وَعْظ و نصیحت فرماتے رہے۔ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہفتے میں 3 بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عُمَر کیمانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک

رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوئی محفلِ پاک ایسی نہیں ہوتی تھی کہ جس میں غیر مسلم کلمہ پڑھ کر اسلام قبول نہ کرتے ہوں یا گنہگار توبہ نہ کرتے ہوں، جب بھی آپ بیان فرماتے، اس بیان سے متاثر ہو کر غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتے اور گنہگار توبہ کر کے نیک بن جایا کرتے تھے۔(1)

حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر 5 ہزار سے زیادہ کافِروں نے کلمہ پڑھا اور ایک لاکھ سے زیادہ گنہگار مسلمان توبہ کر کے نیک رستے کے مُسَافِر بنے۔(2)

کُرد قوم نے اسلام قبول کرلیا

ایک بار سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عِراق کے ایک علاقے کُرْدِستان میں نیکی کی دعوت کے لئے تشریف لے گئے، آپ کے کچھ مُرِید بھی ساتھ تھے، یہ پُوری بستی لاکھوں افراد پر مشتمل تھی اور یہ سب غیر مسلم تھے، طبیعت کے لحاظ سے بھی بہت سخت تھے، سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کُرْد قوم کے مرکز میں پہنچے اور اُن کے بڑے بڑے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔ آپ کی نیکی کی دعوت سُن کر کُرْد قوم کا ایک بڑا عالِم سامنے آیا، یہ شخص کچھ عرصہ بغداد اور مِصر میں رِہ چُکا تھا، اس نے مسلمان علمائے کرام سے کچھ احادیث بھی سُن رکھی تھیں، یہ شخص حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہنے لگا: کیا آپ کے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا یہ فرمان ہے کہ "میری اُمَّت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی طرح ہیں" (یعنی جس طرح بنی اسرائیل کے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نیکی کی دعوت کو عام کیا کرتے تھے، اس اُمّت کے عُلما اسی طرح نیکی کی دعوت عام کیا کریں گے)۔

حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس شخص کی بات سُن کر فرمایا: کیا تمہیں اس بارے

1 ...قلائد الجواہر، صفحہ: 93۔
2 ...قلائد الجواہر، صفحہ: 96۔

میں کوئی شک ہے؟ وہ کہنے لگا: حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جو بنی اسرائیل کے نبی ہیں، اُن کو اللہ پاک نے یہ معجزہ دیا تھا کہ وہ مُردوں کو زِندہ کر دیا کرتے تھے، آپ اس اُمّت کے عُلَما میں سے ہیں، ہم تو آپ کی بات جب مانیں کہ آپ بھی مُردوں کو زِندہ کر کے دِکھائیں۔ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نہایت اطمینان سے فرمایا: اس میں تو کوئی مشکل نہیں، تم کون سے مردے کو زِندہ دیکھنا چاہتے ہو؟

اب کُرد قوم کے سردار حُضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو لے کر قریب ہی ایک قبرستان میں گئے اور ایک بہت پُرانی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا: اس مردے کو زِندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس قبر کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللہ یعنی اللہ پاک کے حکم سے اُٹھ! بَس غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اتنا فرمانا تھا کہ قبر کھل گئی اور مردہ سَر باہَر نکال کر کھڑا ہو گیا۔ اُس نے پہلے حضور غوثِ پاک کو سلام عرض کیا، پھر پوچھا: کیا قیامت قائم ہو گئی؟ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں، قیامت قائم نہیں ہوئی۔ تُو اِن لوگوں کو بتا کہ تُو کس دَور کا آدمی ہے؟ اُس نے کہا: میں حضرت دانیال عَلَیْہِ السَّلَام کے وقت کا ہوں اور انہیں کے دِین پر مجھے موت آئی۔

پھر حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسے فرمایا: تم واپس قبر میں چلے جاؤ! تمہیں قیامت تک وہیں رہنا ہے۔ کُرد قوم کے سردار اپنی آنکھوں سے یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے اور باتیں سُن رہے تھے، آپ کی یہ زندہ کرامت دیکھ تمام سردار اور اُن کی قوم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔[1]

قلبِ مردہ کو بھی ٹھوکر سے جلا دو مُرشد | تم نے ٹھوکر سے ہے مُردوں کو جِلایا یا غوث!
آفتوں میں ہوں گرفتار، مدد کو آؤ | آہ! دُنیا کے غموں نے ہے ستایا یا غوث!

---

1 ...حیات المعظم، صفحہ: 152-154 خلاصۃً۔

میں جہنّم میں نہ اب جاؤں گا اِنْ شَآءَ اللہ! | رہنما تم کو جو میں نے ہے بنایا یاغوث!

اے عاشقانِ غوثِ پاک! یہ ہے حضور غوثِ پاک رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کی تَوَجُّہ، آپ کی نِگاہِ کرم اور کرامات کا فیضان کہ آپ نے کُرد قوم کی طرف توجہ فرمائی، انہیں نیکی کی دعوت دی اور اسلام کی سچائی کا عملی ثبوت دے کر سب کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیا۔ اب سنیئے اللہ پاک کا فرمان:

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾ (پارہ30، سورۂ مرسلات:3) | ترجمہ: اور خوب پھیلانے والیوں کی۔

یعنی اولیائے کرام وہ ہیں جو اسلام کا پرچم بلند کرتے ہیں، جدھر توجہ کر لیں حق کا بول بالا کر دیتے ہیں اور دُنیا میں اسلام کو خوب پھیلاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطانی وسوسوں کی کاٹ

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ اَولیائے کرام کی اس طرح کی کرامات سُن کر مختلف شیطانی وسوسوں کا شِکار ہو جاتے ہیں، مثلاً یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ زِندہ کرنا اور موت دینا تو اللہ پاک کے اختیار میں ہے، ایک انسان کیسے مردے زِندہ کر سکتا ہے؟ جو ایک بار موت کے گھاٹ اُتر گیا، اُس کا دوبارہ لوٹ کر دُنیا میں آنا، زِندہ ہونا ممکن ہی نہیں ہے؟

ان سب وسوسوں کا ایک ہی جواب ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:20) | ترجمہ: اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں۔

معلوم ہوا اللہ پاک کی عطا میں کوئی رَوک نہیں، اللہ پاک جسے جتنا چاہے عطا فرمائے، جو چاہے عطا فرمائے۔ اگر اللہ پاک اپنے کسی بندے کو مُردے زِندہ کرنے کی طاقت عطا فرماتا

ہے تو کسی کی کیا مجال کہ اللہ پاک پر اعتراض کرے۔ الحمد للہ! ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کی عطا کے بغیر، اپنی ذاتی طاقت سے مُردے زِندہ کرنا تو بہت دُور کی بات، کوئی ایک تنکا بھی نہیں ہِلا سکتا اور اللہ پاک طاقت بخشے تو آدمی مردے بھی زِندہ کر سکتا ہے۔ الحمد للہ! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک ہی نے یہ طاقت بخشی تھی کہ آپ مُردے زِندہ کر لیا کرتے تھے۔ اب کوئی ہے جو اللہ پاک کی عطا پر اعتراض کر سکے؟

نیک بندے کی گائے کی برکت

دیکھئے! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بنی اسرائیل کی ایک گائے کا ذِکْر فرمایا ہے، قرآنِ کریم کی دوسری اور سب سے بڑی سُورت "سورۂ بقرہ" کو سُورۂ بقرہ اسی گائے والے واقعہ کی نسبت سے کہا جاتا ہے۔ واقعے کا خُلاصہ یُوں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص قتل ہو گیا تھا، یہ معلوم نہیں تھا کہ قاتِل کون ہے، بنی اسرائیل حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کے حکم سے فرمایا: ایک گائے ذبح کرو! پھر بنی اسرائیل کو اس گائے کے اَوْصاف بھی بتائے گئے۔ مثلاً وہ گائے زَرْد رنگ کی ہے، اُس کے جسم پر کوئی داغ نہیں ہے، نہ بوڑھی ہے، نہ جوان ہے بلکہ درمیانی عمر کی ہے وغیرہ۔ بنی اسرائیل نے ایسی گائے تلاش کرنا شروع کی، آخر اللہ پاک کے ایک نیک اور اپنی والدہ کے فرمانبردار بندے کے پاس ایسی گائے مِل گئی، بنی اسرائیل نے اسے ذبح کیا، اب بنی اسرائیل کو حکم ہوا:

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ (پارہ:1، سورۃ البقرۃ:73)	ترجمہ کنزُالایمان: تو ہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔

چنانچہ اللہ پاک کے حکم سے اس ذبح کی ہوئی گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا قتل ہونے والے کو لگایا گیا تو وہ زِندہ ہو گیا اور اُس نے اپنے قاتِل کا نام بھی بتا دیا۔

دیکھئے! حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اُمَّت کے ایک نیک بندے کی گائے کے جسم کا ایک ٹکڑا لگانے سے مُردہ زِندہ ہو گیا اَور یہ بات کہاں بیان ہوئی؟ قرآنِ کریم میں۔ اب غور فرمائیے! جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اُمَّت کے ایک نیک بندے کی گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا لگنے سے مُردہ زِندہ ہو سکتا ہے تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے آقا، یعنی حضرت مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کے نہایت نیک بزرگ، سلطان الاولیا یعنی حُضُور غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا سے مُردے زِندہ نہیں ہو سکتے؟ ہو سکتے ہیں، یقیناً ہو سکتے ہیں بلکہ ہوئے ہیں اور مُردوں کو زِندہ ہوتا دیکھ کر لوگوں نے کلمہ بھی پڑھا ہے اور یہ سب کیا ہے؟ اللہ پاک کی عطا ہے۔

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبدالقادر
سِرِّ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبدالقادر
مفتیٔ شرع بھی ہے، قاضیٔ ملّت بھی ہے
عِلْمِ اَسرار سے ماہِر بھی ہے عبد القادر
ذی تَصَرُّف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کارِ عالَم کا مدبّر بھی ہے عبدالقادر [1]

وضاحت: ہمارے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ عَبْدُ القادِر ہیں یعنی قُدرتوں والے رَبِّ کریم کے بندے ہیں، اللہ پاک نے آپ کو قُدرت عطا فرمائی ہے، آپ ظاہِر و باطِن کے رازدار ہیں، شریعت کے مفتی بھی ہیں، مِلَّت کے قاضِی بھی ہیں، باطنی عُلُوم کے ماہِر بھی ہیں، اللہ پاک نے آپ کو اختیارات عطا فرمائے ہیں، آپ کو زمانے کی تَدْبِیر کی اجازت بھی عطا کی گئی ہے۔

(3): نگاہِ غوثِ پاک اور حق و باطِل میں فرق

سورۂ مُرسَلات میں مزید ارشاد ہوا:

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًاۙ﴿۴﴾ (پارہ30، سورۂ مرسلات:4) | ترجمہ: پھر خوب جُدا کرنے والیوں کی۔

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 69 ملتقطاً۔

اس آیت کا ایک معنیٰ ہم نے سُنا کہ اولیائے کرام حق اور باطِل میں فرق کرنے والے ہوتے ہیں۔ اب آیئے! اس بارے میں سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک سُنتے ہیں:

بدمذہبوں نے توبہ کرلی

شیخ **اَبُوالْحَسَن** قرشی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 559 ہجری کا واقعہ ہے کہ بدمذہبوں کی ایک بڑی جماعت حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئی، اُن کے پاس 2 ٹوکرے تھے، جن کا منہ بند تھا، اُن بدمذہبوں نے سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: بتایئے! ان ٹوکروں میں کیا ہے؟ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی بصیرت (یعنی باطنی نِگاہ، دِل کے نُور) سے جان لیا اور ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس میں ایک مَعْذُور بچہ ہے۔ پھر آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شہزادے حضرت عبد الرزاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: اس ٹوکرے کا منہ کھولو! ٹوکرے کا منہ کھولا گیا تو اُس میں واقعی معذور بچہ تھا، سرکارِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس بچے پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللہ! اللہ پاک کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ...! اتنا فرمانا تھا کہ اُس بچے کی معذوری ٹھیک ہو گئی اور وہ صحیح سلامت اُٹھ کر کھڑا ہو گیا، اب غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دُوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اس میں تندرست بچہ ہے۔ جب ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں واقعی تندرست بچہ تھا، شہنشاہِ بغداد حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ زِندہ کرامت دیکھ کر اُن تمام کے تمام بدمذہبوں نے اپنے بُرے عقائد سے توبہ کی اور سچے عاشقانِ رسول بن گئے۔[1]

ایمان اس کا بچ گیا شیطان سے، جو تیرے | ہے سلسلے میں آ گیا بغداد والے مرشد[2]

❶...قلائد الجواہر، صفحہ: 137-138۔
❷...وسائلِ بخشش، صفحہ: 546۔

غیر مسلم نے کلمہ پڑھ لیا

منقول ہے کہ ایک روز شہنشاہِ بغداد، حضور غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی محلے سے گزر رہے تھے، آپ نے دیکھا: ایک مسلمان اور غیر مسلم آپس میں جھگڑ رہے ہیں، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُن کا جھگڑا ختم کروانے کے لئے اُن کے قریب تشریف لے گئے اور پوچھا: کیوں جھگڑ رہے ہو؟ مسلمان نے عرض کیا: عالی جاہ! یہ غیر مسلم کہتا ہے کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تمہارے نبی حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اَفضل ہیں اور میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم افضل ہیں۔

یہ سُن کر حُضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے غیر مسلم سے فرمایا: تمہارے پاس اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اَفْضَل ہیں؟ عیسائی بولا: ہمارے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مُردوں کو زِندہ کر دیا کرتے تھے۔ اس پر سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں نبی تو نہیں ہوں، البتہ اگر میں بھی مردہ زِندہ کر دُوں تو کیا تم ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ گے؟ عیسائی بولا: ہاں، میں مسلمان ہو جاؤں گا۔

اب سرکارِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس غیر مسلم کو ساتھ لے کر قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا: کہو! کس کو زِندہ کرنا ہے؟ اُس غیر مسلم نے ایک پُرانی قبر کی طرف اشارہ کیا، اب حُضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس قبر کے قریب تشریف لائے، اُس پر نِگاہ ڈالی اور اللہ پاک کی عطا سے مُردے کو اُٹھنے کا حکم دیا۔ بَس حُکمِ غوثیہ ملنے کی دیر تھی کہ قبر کھلی اور مُردہ زِندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ سرکارِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ زِندہ کرامت دیکھ کر اُس غیر مسلم کے

دِل میں ایمان کا نُور رَوشن ہو گیا اور وہ کلمہ پڑھ کر فوراً ہی مسلمان ہو گیا۔[1]

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جِلا دیئے ہیں	مُحَمَّد کے معجزوں نے مسیحا بنا دیئے ہیں

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ غوث پاک! دیکھا آپ نے! ایک خالِص علمی مسئلہ جس کے متعلق وہ مسلمان اور غیر مسلم جھگڑ رہے تھے، سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کرامت دکھا کر یہ واضح کر دیا کہ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام نبیوں سے، تمام رسولوں سے اَفْضَل و اعلیٰ ہیں۔

خلق سے اَولیا، اَولیا سے رُسُل	اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی[2]

یہاں یہ بات ذِہن نشین رہے کہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام مخلوق میں سب سے اَفْضَل و اعلیٰ ہیں اور نبی ہونے کے اعتبار سے تمام انبیا برابر ہیں، البتہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے آپس میں مختلف درجات ہیں، یہ آپس میں ایک دُوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں اور ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام نبیوں سے اَفْضَل ہیں۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (پارہ3، سورۃ البقرۃ:253)	ترجمہ: یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی، ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلندی عطا فرمائی۔

اس آیت میں بتایا گیا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام آپس میں ایک دُوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تفسیر صراط الجنان میں ہے: نبی ہونے میں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام برابر ہیں، اصلِ نبوت میں ان کے درمیان فرق نہیں۔ البتہ ان کے مراتب جُدا گانہ ہیں، خصائص و

1 ...حیات المعظم، صفحہ:174۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:138۔

کمالات میں فرق ہے، ان کے درجات مختلف ہیں، بعض بعض سے اعلیٰ ہیں اور ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے اعلیٰ ہیں۔ (1)

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی | سب سے بالا و والا ہمارا نبی
ملکِ کونین میں انبیا تاجدار | تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
انبیا سے کروں عرض کیوں مالکو! | کیا نبی ہے ہمارا تمہارا نبی (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): نگاہِ غوثِ پاک اور دِل میں ذِکْر پیدا ہونا

پارہ: 29، سورۂ مُرسَلات کی پانچویں آیت میں ارشاد ہوا:

فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ | ترجمہ: پھر ذِکْر کا القا کرنے والیوں کی۔

اس آیت کا معنیٰ ہم نے سُنا کہ اَولیائے کرام لوگوں کے دِلوں میں ذِکْر ڈال دیتے ہیں یعنی اَولیائے کرام کی صحبت میں بیٹھنے سے، ان کی نگاہِ کرم سے، ان کے تَوَجُّہ فرمانے سے دِل میں نُورِ ایمان بڑھ جاتا ہے، ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے، عِبَادت میں دِل لگ جاتا ہے، دِل سے گُناہوں کا میل دُھل جاتا ہے، دِل ذِکْر و فِکْر میں مشغول ہو کر اللہ پاک کی یاد سے آباد ہو جاتا ہے۔

شیخ شِہَابُ الدِّیْن سُہْرَوَرْدِی کا واقعہ

سلسلہ سہروردیہ کے عظیم پیشوا شیخ شِہَابُ الدِّیْن سُہْرَوَرْدِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جوانی کے دِنوں میں مجھے عِلْمِ کلام پڑھنے کا بہت شوق تھا، میں نے اس عِلْم کی بہت سی کتابیں

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 3، سورۃ البقرۃ، زیرِ آیت: 253، جلد: 1، صفحہ: 379-380۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 138-140 ملتقطاً۔

حِفْظ بھی کرلی تھیں، میرے چچا جان مجھے یہ عِلْم پڑھنے سے منع کرتے تھے مگر مجھے یہ عِلْم بہت محبوب تھا، لہٰذا میں اس عِلْم کی کتابیں پڑھنے سے باز نہیں آتا تھا۔

عِلْمِ کلام کی وضاحت: عِلْم کلام عقائِد سے متعلق عِلْم ہے، اس میں اسلام کے اور دیگر مذاہب کے عقائِد کے متعلق بحث کی جاتی ہے، عِلْمِ کلام اچھا عِلْم ہے بلکہ ایک حَدْ تک عِلْمِ کلام سیکھنا تو فرض عُلُوم میں شامِل ہے، البتہ اس عِلْم میں حَدْ سے زیادہ مشغول ہونے میں خطرہ ہے، کبھی آدمی اس عِلْم میں زیادہ مشغول ہونے کی وجہ سے بدمذہبی بلکہ بعض دفعہ کفر کا بھی شِکار ہو جاتا ہے۔

خیر! شیخ شِہابُ الدِّین سُہرَوَرْدِی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن میرے چچا جان نے مجھے ساتھ لیا اور حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوئے۔ چچا جان نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا: حُضُور! یہ میرا بھتیجا عمر ہے، یہ عِلْمِ کلام کی کتابیں پڑھتا رہتا ہے، میں نے اسے منع بھی کیا مگر یہ باز نہیں آتا۔ چچا جان کی بات سُن کر سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ میری جانِب متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ نے عِلْمِ کلام کی کون کون سی کتابیں حِفْظ کی ہیں؟ میں نے کتابوں کے نام بتائے۔

اب سرکار غوثِ اعظم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا تو مجھے عِلْم کلام کی باتیں ایسے بھول گئیں جیسے کبھی یاد ہی نہیں کی تھیں۔ اللہ پاک کی قسم! حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے ہاتھ پھیر کر نہ صِرف عِلْمِ کلام سے میرا سینہ خالی کر دیا بلکہ میرے سینے کو عِلْمِ لَدُنِّی (یعنی اللہ پاک کے عطا کردہ خاص عِلْم) سے بھر دیا۔ **اے عاشقانِ غوثِ پاک!** یہ ہے:

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵	ترجمہ: پھر ذِکْر کا القا کرنے والیوں کی۔

یعنی اَوْلیائے کرام کی جماعتیں دِلوں میں ذِکْر و فِکْر ڈال دیتی ہیں۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے | سب ادب رکھتے ہیں دِل میں مرے آقا تیرا

مَزرعِ چِشت و بُخارا و عِراق و اَجْمیر | کون سی کِشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا[1]

وضاحت: اے مرے آقا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ! جو ولی آپ سے پہلے ہوئے، جو بعد میں قیامت تک ہوں گے، سب آپ کا اَدب کرنے والے ہیں، چِشت، بُخارا، عراق، اجمیر ہر جگہ آپ کے فیض کی بارش برسی ہے، سب آپ ہی سے فیض لے رہے ہیں۔

جس نے جو مانگا عطا کر دیا

شیخ محمد بن مَحْفُوظ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ بہت سے مشائخ سرکارِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر تھے، حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اپنی اپنی حاجات بیان کیجئے، جس کو جو چاہیئے ہو گا، ملے گا۔

موقع غنیمت تھا، سب مشائخ نے اپنی اپنی حاجتیں بیان کرنا شروع کیں، کسی نے عرض کیا: میں مُجَاہَدہ (یعنی نیکیوں میں خُوب کوشش کرنے) کی طاقت چاہتا ہوں۔ کسی نے عرض کیا: میں خوفِ خُدا کا طلب گار ہوں، کسی نے عرض کیا: میں اپنے وقت کو محفوظ کرنا (یعنی ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنا) چاہتا ہوں، کسی نے عرض کیا: میں عِلْم میں اِضافہ چاہتا ہوں۔ شیخ خلیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں قُطب بننا چاہتا ہوں، شیخ اَبُو الْبَرَکات رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں اللہ پاک کی محبت میں خوب اضافہ چاہتا ہوں۔ شیخ اَبو الْفُتُوح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا: میں قرآنِ کریم کا اور حدیثِ رسول کا حافِظ بننا چاہتا ہوں۔

یُوں سب اپنی اپنی حاجتیں بیان کرتے گئے، جب سب عرض کر چکے تو سرکارِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **ہم سب کی حاجات پر سب کی مدد کرتے ہیں۔**

شیخ اَبُو الخیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! اس مجلس میں جس نے جو مانگا تھا،

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 25-26۔

اُس کو وہی ملا۔ شیخ حضرمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہوں نے قرآنِ پاک حِفْظ ہو جانے کی تمنا کی تھی، اللہ پاک نے انہیں توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے 6 ماہ میں پُورا قرآنِ کریم حفظ کر لیا۔ اسی طرح شیخ جمیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنہوں نے عرض کیا تھا کہ میں اپنے وقت کو محفوظ کرنا (یعنی ہر وقت ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنا) چاہتا ہوں، یہ اس درجے پر پہنچے کہ ہر وقت تسبیح لئے ذِکْرُ اللہ میں مَصْرُوف رہا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو تسبیح ایک کھونٹی پر لٹکا دیتے تھے اور اُس تسبیح کے دانے خود بخود چلتے رہتے تھے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے:

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ | ترجمہ: پھر ذِکْر کا القا کرنے والیوں کی۔

یعنی اَوْلیائے کرام کی یہ شان ہے کہ لوگوں کے دِلوں میں ذِکْر ڈال دیتے ہیں۔

در پر جو تیرے آ گیا بغداد والے مرشد | مَن کی مرادیں پا گیا بغداد والے مرشد (2)

نِگاہِ غوثِ پاک حاصِل کرنے کے طریقے

اے عاشقانِ رسول! ہم نے شہنشاہِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہِ کرم، آپ کی روحانی توجہ اور نیکی کی دعوت وغیرہ کی چند برکات سننے کی سَعادت حاصِل کی۔ یاد رکھئے! اَوْلیائے کرام دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی اَلحمدُ لِلّٰہ! اپنے غُلاموں کی امداد فرماتے، مشکلات حل کرتے اور نگاہِ کرم فرماتے ہیں اور یہ سب اللہ پاک کی عطا کی ہوئی طاقت سے ہے، ورنہ اللہ پاک کی عطا کے بغیر، اپنی ذاتی طاقت سے تو کوئی پتّا بھی نہیں ہِلا سکتا۔

---

1 ...بَہْجَۃُ الْاَسْرار، صفحہ: 98-102 خلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 545۔

(1): نمازِ غوثیہ پڑھا کیجئے...!

خیر! مقصد یہ ہے کہ آج بھی اگر کوئی سچّے دِل سے حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے نگاہِ کرم کی فریاد کرے تو حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ تَوَجُّہ فرماتے ہیں۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی، وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سختی میں میرا نام پُکارا، وہ سختی دُور ہو گی، جو میرے وسیلے سے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے وہ حاجت پُوری ہو گی، جو شخص دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں اَلْحَمْد شریف (یعنی سُورۂ فاتحہ) کے بعد قُل ھو اللہ شریف (یعنی سورۂ اِخلاص) 11، 11 مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام بھیجے، پھر بغداد شریف کی طرف 11 قدم چل کر میرا نام پُکارے اور اپنی حاجت بیان کرے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! وہ حاجت پُوری ہو گی۔ (1)

نوٹ: پاک و ہند سے بغداد شریف کی سَمت مغرب اور شُمال کے تقریباً بیچوں بیچ ہے۔

اس نماز کو نمازِ غوثیہ اور صَلٰوۃُ الْاَسْرار کہا جاتا ہے۔ حضرت عَلّامہ مُلّا علی قارِی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے بار بار نمازِ غوثیہ کا تجربہ کیا، بالکل دُرُست نکلا (یعنی ہر بار مقصد پُورا ہوا)۔

حُسنِ نیّت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں | آزمایا ہے، یگانہ ہے دوگانہ تیرا (2)

وضاحت: یہ بات تجربہ شُدہ ہے کہ اِخلاص کے ساتھ نمازِ غوثیہ پڑھی جائے تو ناکامی نہیں ہوتی بلکہ جس مقصد کے لئے پڑھی جائے، وہ مقصد پُورا ہوتا ہے۔

---

1 ...جنات کا بادشاہ، صفحہ: 6-7۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 20۔

(2): قصیدہ غَوثِیَہ پڑھئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! سرکار غوثِ اعظم، شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی روحانی توجہ، آپ کی نگاہِ کرم حاصِل کرنے کا ایک طریقہ **قصیدہ غَوثِیَہ** کا وِرْد بھی ہے۔ عاشِقِ غوثِ اعظم، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **قصیدہ غوثیہ** کے متعلق فرماتے ہیں: یہ قصیدۂ مبارکہ حُضُور سیدنا غوثُ الْاَعْظم، محبوبِ سبحانی، قطبِ رَبّانی، شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی زبانِ فیض ترجمان سے ادا ہوا ہے اور ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ میں اس کا وِرْد دولتِ ظاہری و باطنی کے حصول کا سبب ہے۔ اس کے 28 اشعار ہیں۔ اس قصیدۂ مبارکہ کا روزانہ وِرْد بہت مفید ہے۔ اس قصیدۂ مبارک کا وِرْد قوتِ حافِظہ کو بڑھاتا ہے۔

اس قصیدۂ مبارکہ کو پڑھنے والے کو عربی پڑھنے میں بصیرت حاصِل ہوتی ہے۔ ہر مشکل و سخت کام کے لئے 40 روز پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! کامیاب ہوں گے۔ جو شخص اس قصیدۂ مبارکہ کو اپنے سامنے رکھے اور 3 مرتبہ پڑھے مقبولِ بارگاہِ غوثیت ہو گا اور حضور سیدنا غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارتِ فیض بشارت سے مشرف ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی خوبصورت اور نہایت اَہَم کتاب: **مدنی پنج سُورَہ** صفحہ: 263 پر یہ قصیدہ مبارک درج ہے۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع

پیارے اسلامی بھائیو! دِل میں عشقِ رسول بڑھانے، فیضانِ غوثِ پاک، فیضانِ داتا و خواجہ، فیضانِ اعلیٰ حضرت، فیضانِ اولیا سے دامن بھرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں

خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اور دین و دُنیا کی بھلائیاں حاصِل کیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع بھی ہے۔

آپ بھی ہر جمعرات کو اپنے یہاں ہونے والے ہفتہ وار اجتماع میں اَوَّل تا آخر شرکت کیا کیجئے! الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات پر بھی بعض دفعہ سرکار غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نگاہِ کرم فرماتے ہیں:

نسخۂ بغدادی کی مدنی بہار

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: 2003ء کے سالانہ گیارہویں شریف کے موقع پر دعوتِ اسلامی کی جانب سے کورنگی میں ہونے والے اجتماع ذکر و نعت میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، سُنَّتوں بھرے بیان کے دوران "بغدادی نسخہ" بتایا گیا، بیان کے بعد سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت کروانے کا سلسلہ شروع ہوا اسی دوران بیٹھے بیٹھے مجھے نیند آگئی، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں! میں دیکھتا ہوں کہ گیارھویں والے پیر غوث پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ جلوہ فرما ہیں اور انہوں نے چادر پھیلا رکھی ہے، میں نے چادر تھام لی مجھے ایسے محسوس ہوا کہ اور بھی لوگوں نے چادر تھامی ہوئی ہے مگر کوئی نظر نہیں آرہا تھا! مائیک سے آنے والی آواز کے مطابق میں نے بیعت کے الفاظ دہرائے، جب بیعت کا سلسلہ ختم ہوا میں نے ہمت کر کے دربارِ غوثیت میں عرض کی: یا مرشد! میری زوجہ امید سے ہے اور ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے۔ آپ کرم فرمائیں! ارشاد فرمایا: جو نسخہ بغدادی ابھی بیان ہوا ہے اس کے مطابق عمل کرو، اور سنو! آپ کے گھر جڑواں بچوں کی ولادت بغیر آپریشن کے ہوگی، ایک کا نام حسّان اور دوسرے کا نام مشتاق رکھنا، دونوں

کی گردنوں پر میرا قدم ہوگا، میں نے گھر پہنچ کر نسخۂ بغدادی کی گیارہ کھجوریں کھلا دیں، الحمدللہ! کھجوریں کھاتے ہی میری زوجہ کی تکلیف دور ہوگئی اور خدا کی قسم! میرے گھر میں 2 جڑواں بچوں کی ولادت ہوئی، تو میں نے مرشد پاک کے فرمان کے مطابق ایک کا نام حسّان اور دوسرے کا نام مشتاق رکھا۔

جو کوئی تیرہ بخت یہاں ہو گیا ہے حاضر | روشن نصیبہ پا گیا بغداد والے مرشد [1]

وضاحت: جو بدنصیب آپ کے دربار پر حاضر ہوا آپ نے اس کے نصیب کو چمکا دیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سُنَّت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔ [2]

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش! | یارَبّ تُو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے [3]

دعا کرنا سُنّتِ مصطفٰے ہے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (1): اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ [4]

اے عاشقانِ رسول! دعا مانگنا سُنَّتِ مصطفٰے ہے ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا

---

(1)...وسائلِ بخشش، صفحہ:545۔
(2)...زُہد کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔
(3)...وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔
(4)...مسند ابی یعلی، جلد:2، صفحہ:123، حدیث:1812۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے دعائیں مانگا کرتے تھے بعض مُحَدِّثین نے سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک دُعاؤں کے متعلق پُوری پُوری کتابیں بھی لکھی ہیں، مثلاً کھانا کھانے کی دُعا، پانی پینے کی دُعا، سوتے وقت کی دُعا، نیند سے اُٹھ کر پڑھنے کی دُعا، دُودھ پینے کی دُعا، کپڑا پہننے کی دُعا۔ غرض ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روز مَرَّہ کے کاموں سے پہلے بھی دُعائیں پڑھا کرتے تھے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کَثْرت سے مانگا کرتے تھے: [1]

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (پارہ:2، سورۃ البقرۃ:202)	ترجمہ کنزُالایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھی بھلائی دے۔

روز مَرَّہ کی دُعائیں سیکھنے کے لئے **مدنی پنج سورہ**، صفحہ:182 تا 227۔ پڑھ لیجئے، سنتیں سیکھنے کے لئے **بہارِ شریعت**، حصہ:16، اور امیرِ اہلسنت کی بہت ہی پیاری کتاب **550 سُنّتیں اور آداب** کا مطالعہ فرمائیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

1 ... بخاری، کتاب: الدعوات، صفحہ: 1574، حدیث: 6389۔

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

---

1 ... اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ... اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ... قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[4]

---

1 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ:149۔
2 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ:125۔
3 ...التر غیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔
4 ...مَجمعُ الزَّوائِد، کِتابُ الاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[1]

1 ... تاریخ ابنِ عساکر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔